کتاب نما

ادارہ

کتاب کا نام: قرآن مجید بحیثیت ماخذِ سیرت
مصنف : محمد عمر اسلم اصلاحی
ناشر : ادارہ دعوت القرآن، امین آباد، لکھنؤ
سنِ اشاعت: ۲۰۱۶ء
صفحات : ۳۳۵
قیمت : ۲۵۰ روپے

قرآن مجید کی طرح اولین شارحِ قرآن نبی اکرم ﷺ کی زندگی کے اتنے گوشے ہیں کہ قیامت تک اس پر غور وفکر کا سلسلہ جاری رہے گا۔ ہر دور میں اہل قلم نے سیرت کے مختلف پہلو کو اجاگر کر کے اس کے پیغام کو عام کرنے کی کوشش کی ہے اور اسے اپنے لیے ذریعہ نجات تصور کیا ہے۔لیکن قرآن مجید جو سیرت نبوی ﷺ کا اولین ماخذ ہے اور جس کی طرف حضرت عائشہؓ نے بایں الفاظ اشارہ کیا ہے کہ ''کان خلقه القرآن'' اور وصال نبوی کو انتہائی بلیغ الفاظ میں یہ کہہ کر تعبیر کیا گیا کہ آج ہمارے درمیان سے چلتا پھرتا قرآن رخصت ہوگیا، پتہ نہیں کیوں اس کو بحیثیت ماخذ استعمال کر کے سیرت کی تدوین کی کوشش کم نظر آتی ہے۔مصنفِ کتاب مولانا محمد عمر اسلم اصلاحی اس کمی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں، ''موضوع کے انتخاب کے وقت یہ خوش فہمی تھی کہ سیرت کی کتابوں میں اس پر خاصہ مواد مل جائے گا لیکن جب کتب سیرت کا اس حیثیت سے مطالعہ شروع کیا تو نہ صرف یہ کہ بڑی مایوسی ہوئی بلکہ میری الجھن میں بھی اضافہ ہوگیا کہ مواد

کہاں سے لاؤں گا'' (ص ۹)۔ زیر تعارف کتاب ''قرآن مجید بحیثیت ماخذ سیرت'' میں اسی خلا کو پر کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔

مولانا عمر اسلم اصلاحی مدرستہ الاصلاح سرائے میر میں قرآن وحدیث اور ادب کے استاذ ہیں۔تدریس کے ساتھ ساتھ قلم کا اچھا ذوق ہے۔مدرستہ الاصلاح کے ترجمان سہ ماہی نظام القرآن کے مدیر ہیں۔آپ کی متعدد تصانیف منظر عام پر آچکی ہیں اور اہل علم نے انہیں قدر کی نگاہ سے دیکھا ہے۔زیر تعارف کتاب اس سے قبل سلسلہ وار مضامین کی شکل میں سہ ماہی نظام القرآن میں شائع ہو چکی ہے۔جس کی طرف کتاب کے پیش لفظ میں اشارہ کیا گیا ہے۔کتاب میں دو باب ہیں (۱) آپ ﷺ کی ذات، شخصیت اور رسالت ونبوت (۲) انوار نبوت اور دعوت وکردار۔مولانا ابوالکلام آزاد کی ایک قیمتی تحریر بطور مقدمہ شاملِ کتاب ہے۔اپنی اس تحریر میں قرآن کریم بحیثیت ماخذ سیرت پر روشنی ڈالتے ہوئے مولانا ابوالکلام آزاد رقمطراز ہیں، ''اگر دنیا سے تاریخِ اسلام کی ساری کتابیں معدوم ہوجائیں اور دنیا نے جو کچھ چھٹی صدی عیسوی کے ایک ظہور دعوت کی نسبت سنا ہے وہ سب کچھ بھلا دے، اور صرف قرآن ہی دنیا میں باقی رہے جب بھی آنحضرت ﷺ کی شخصیت مقدسہ اور آپ کی سیرت وحیات کے براہین وشواہد مٹ نہیں سکتے۔صرف ایک قرآن ہی اس کے لیے بس کرتا ہے کہ وہ ہمیشہ دنیا کو بتلا دے کہ اس کا لانے والا کون تھا... (ص ۱۴)۔ باب اول ودوم کے بعض اہم ذیلی عناوین اس طرح ہیں: حضرت محمد ﷺ کا تعارف، آپ ﷺ کی بعثت، مزاج رسالت محمدی، رسالت محمدی ﷺ کی تائید، آپ ﷺ کے اخلاق واوصاف، امتیازات وخصائص ختم الرسل، رسول ﷺ کو اذیت دینے والوں کا انجام، سید المرسلین پر کافروں اور منافقون کے اعتراضات اور اللہ کا جواب، اللہ کا اپنے رسول سے وعدہ، معراج نبوی، آپ ﷺ کی ہجرت اور رفقائے ہجرت کا مقام ومرتبہ، فریضۂ شہادت حق، دعوت، ارکان دعوت، توحید، الوہیت، ربوبیت، اقامتِ دین، اطاعتِ رسول، دعوت کے تدریجی مراحل وغیرہ۔

فاضل مصنف نے متعدد آیات قرآنیہ کے حوالہ سے نبی کریم ﷺ کا جامع

تعارف اس طرح پیش کیا ہے کہ آپ ﷺ حضرت اسماعیلؑ کی نسل کی سب سے محترم شخصیت ہیں، آپ کوئی مافوق البشر ہستی نہیں ہیں بلکہ عام انسانوں کی طرح ایک انسان ہیں اور ان میں اور عام انسانوں میں فرق صرف یہ ہے کہ عام انسانون پر وحی نہیں آتی اور آپ ﷺ پر وحی آتی ہے، آپ کسی نفع وضرر کے مالک نہیں اور نہ غیب داں ہیں، آپ محض مُذَکّر ہیں مسیطر نہیں، آپ امت کے انتہائی ہمدرد وغمگسار ہیں اور ہمیشہ امت کی ہدایت کے لئے فکر مند رہتے ہیں، آپ انسانیت کے محسن اعظم ہیں، آپ خود بھی موحد ہیں اور توحید کے داعی ہیں (ص۲۴-۳۲)۔

قرآن کریم میں بعثت نبوی ﷺ کے مقاصد کا بھی تفصیلی جائزہ پیش کیا گیا ہے، مصنفِ محترم کی نظر میں اس کا خلاصہ یہ ہے کہ آپ اللہ کے پیغام کو اس کے بندوں تک پہنچادیں اور اس میں کوئی کوتاہی نہ کریں، اس پیغام میں جو احکام وقوانین ہیں ان کو نہایت شفقت، ہمدردی اور توجہ کے ساتھ ہر استعداد کے لوگوں کی صلاحیت کے مطابق ان کے دل ودماغ میں اتار دینے کی کوشش کریں، اس کے ساتھ ساتھ نفس کو غلط میلانات ورجحانات سے موڑ کر نیکی اور خدا ترسی کے راستے پر ڈالنے کی سعی کریں جس کا دوسرا نام تزکیہ ہے، حق وباطل کے درمیان فیصلہ کردیں، تانہ شاہی اور ڈکٹیٹر شپ ختم کر کے شورائی نظام کا قیام عمل میں لائیں تاکہ ہر ایک کی عزت نفس کی ضمانت فراہم ہو، رسول کی بعثت ہی اس لئے ہوتی ہے کہ حق کا غلبہ ہو اور باطل نابود ہو۔ اسی طرح مختلف آیات کے حوالہ سے مخالفت کے اسباب کا ذکر کر کے یہ واضح کردیا گیا ہے کہ دین اسلام غالب ہو کر رہے گا اور دنیا نے بھی دیکھ لیا کہ محض ۲۳ سال میں اسلام کا ہلالِ نو بدرِ کامل بن گیا۔

مزاج نبوی کی تشریح کرتے ہوئے مصنفِ محترم لکھتے ہیں کہ تمام ہی انبیاء کا مشن عدل کا قیام، نیک برتاؤ، فیاضانہ سلوک، ہمدردانہ رویہ، رواداری، خوش خلقی، عفو ودرگزر، باہمی مراعات، ایک دوسرے کا پاس ولحاظ، حقوق کی ادئیگی اور ایثار جیسے مکارم اخلاق کا فروغ اور بخل، زنا، برہنگی، عریانی، اغلام بازی، جوا، شراب، بدزبانی، بدکلامی، عریاں تصاویر کی نمائش، رقص وسرود، عیش وطرب، حد سے تجاوز اور حقوق کی پامالی جیسے رذائل اخلاق کی

بیخ کنی رہا ہے۔ نبی کریم ﷺ کی نبوت ورسالت کا مزاج بھی یہی ہے (ص ۷۷)۔ مزید براں نبی کریم ﷺ کے اخلاق واوصاف پر روشنی ڈالتے ہوئے وہ تحریر کرتے ہیں کہ آپ ﷺ کے اندر جو شرافت اور کریم النفسی تھی اس سے مقابلہ کے لئے منافقین اور معاندین کے پاس کوئی ہتھیار نہیں تھا۔ امت کے تئیں آپ ﷺ کی انتہائی دردمندی بھی آپ کے عظیم خلق میں شامل ہے۔ آپ ﷺ کو دیگر افراد کے بالمقابل اللہ تعالی کی طرف سے جو امتیازات وخصوصیات عطا ہوئی تھیں اس کا بھی مختلف آیات کریمہ کے تناظر میں تفصیلی جائزہ پیش کیا گیا ہے (ص:۱۳۷-۱۵۷) اور احترام رسول کے تقاضوں کو واضح کیا گیا ہے۔ فریضۂ شہادت حق کے ذکر پر کتاب کا پہلا باب جو تقریبا دوسوتیں (۲۳۰) صفحات پر مشتمل ہے ختم ہوجاتا ہے اور دوسرا باب شروع ہوتا ہے۔

دوسرے باب میں دعوت کا تعارف کراتے ہوئے مصنف نے اس بات پر روشنی ڈالی ہے کہ انبیاء کرام کی بعثت کا بنیادی مقصد امت کی تعلیم واصلاح رہا ہے، اس لئے ان کی دعوت میں ایک معلم کی شفقت اور ایک داعی کی دلسوزی وغمگساری بہت واضح طور سے نظر آتی ہے۔ رسول کی دعوت حقیقی زندگی کی دعوت ہوتی ہے، اس دعوت سے انسان کو نور بصیرت حاصل ہوتا ہے اور جو اس کو قبول کرلیتا ہے اس کا دل آئینۂ تجلیات یزدانی اور مصدرِ انوارِ الٰہی بن جاتا ہے۔ ارکانِ دعوت کے سب سے اہم رکن توحید پر گفتگو کرتے ہوئے مصنف نے اسے دو قسموں میں تقسیم کیا ہے (۱) توحید الوہیت (۲) توحید ربوبیت اور توحید ربوبیت کی اہمیت کی طرف اشارہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں، ''توحید ربوبیت کا معاملہ توحیدِ الوہیت سے بھی زیادہ نازک اور اہم ہے۔ کیوں کہ اللہ تعالیٰ کا یہی وصف ہے جس میں ہر عقیدہ ومسلک اور ہر نظریہ ومذہب میں بڑی بے اعتنائی پائی جاتی ہے....بہت سے مسلمان بھی ہیں جن کے یہاں توحید ربوبیت کا تصور بہت کمزور ہے، عقیدۃً تو وہ بلاشبہ اللہ تعالی ہی کو اپنا معبود بھی مانتے ہیں اور رب بھی لیکن عملاً ربوبیت کو انہوں نے متعدد ہستیوں اور شکتیوں کے درمیان تقسیم کررکھا ہے.... تصورِ ربوبیت کے بغیر نہ ایمان معتبر ہے اور نہ عمل۔ ربوبیت کا یہ تصور تمام شعبہ ہائے حیات میں بھی ضروری ہے اور زندگی کے تمام مراحل میں بھی ضروری

ہے۔مختلف آیات کے حوالہ سے واضح کیا گیا ہے کہ داعی اعظم ﷺ کو سب سے زیادہ توحید کی دعوت پر توجہ دینے کا حکم ہوا ہے کہ یہی خلاصۂ تخلیق کائنات ہے، اسی لئے اس دعوت کو سب سے اچھی دعوت قرار دیا گیا ہے(حم السجدۃ:۳۳/۴۱) اور اسی لئے دعوتِ توحید کو صراط مستقیم کی دعوت کہا گیا ہے(المومنون:۷۳/۲۳)''(ص:۲۶۶-۲۷۸)۔

''شریعت الٰہی کی پابندی'' کے ذیلی عنوان کے تحت لکھتے ہیں کہ دراصل شریعت الٰہی کی پابندی میں سب سے بڑی رکاوٹ زخارفِ دنیا سے بے پناہ محبت ہے۔اسی لئے اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو یہ ہدایت دی کہ تم سب سے پہلے ان کا زاویہ نظر بدلنے کی کوشش کرو، انہیں بتاؤ کہ یہ جہان رنگ و بو چند روزہ ہے، اصل زندگی آخرت کی زندگی ہے۔اس لئے کہ جن کا زاویہ نظر بدل جاتا ہے ان کے کردار میں صالح تبدیلی آجاتی ہے چنانچہ وہ اپنے پَل پَل کا جائزہ لیتے ہیں اور بارگاہ رب العزت میں دست بدعا رہتے ہیں (آل عمران:۱۹۱/۳-۱۹۴) اس کے بعد سورہ نساء کے حوالے سے ایسے ۴۳ معاشرتی اصول و آداب کا ذکر کیا گیا ہے جو شریعت الٰہی کا اہم جز ہیں اور خلاصۂ کلام کے طور پر اقامت دین اور ملی اتحاد کو شریعت الٰہی کی سب سے اہم ہدایت کے طور پر بیان کیا گیا ہے (ص۲۸۱-۲۹۱)۔

امر بالمعروف اور نہی عن المنکر پر ان الفاظ میں گفتگو کرتے ہیں کہ''امر بالمعروف اور نہی عن المنکر نبی کریم ﷺ کی اللہ کی طرف سے لائی ہوئی بہت اہم اور بنیادی تعلیم ہے۔اسے تھوڑی سی وسعت دی جائے تو تین اوامر: **عدل، احسان، ایتائے ذی القربیٰ** اور تین منہیات: **فحشاء، منکر اور بغی** بنتے ہیں جس کا ذکر اللہ تعالیٰ نے سورہ نحل کی آیت/۹۰ میں کیا ہے۔اگر ان اوامر و منہیات کا خیال رکھا جائے تو سماج سے وہ برائی ختم ہوسکتی ہے جس کو ختم کرنے کے لئے ہی اللہ کے رسول ﷺ کی بعثت ہوئی تھی''(ص۲۹۳-۳۰۰)۔آخر میں قرآنی آیات کی روشنی میں ملی اتحاد، اطاعتِ رسول اور دعوت کے تدریجی مراحل کے ذکر پر کتاب کا خاتمہ ہوجاتا ہے۔

۳۳۵ صفحات پر مشتمل اس کتاب میں کلی طور پر قرآن کریم سے استفادہ